مشاہیر کے خطوط

تبرکات و نوادر

ملک کے مشہور اور نامور نقاد
ادیب اور فلسفی عالم جناب پروفیسر
حسن عسکری
جن کا پچھلے دنوں کراچی میں انتقال
ہوا، کے چند خطوط بنام
ایڈیٹر الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۴ کے / ۲ کشمیر روڈ
پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹

۱۳ مئی ۱۹۷۰ء

محترمی و مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند مہینے ہوئے آپ نے کراچی میں غریب خانہ پر تشریف لاکر میری عزت افزائی فرمائی تھی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میں "الحق" کا باقاعدہ خریدار ہوں، لیکن ڈاک کا معاملہ گڑبڑ رہتا ہے اس لئے ایک اور صاحب کے پتے پر منگاتا ہوں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ وہ صاحب اپنے معاملات میں اتنے مصروف ہیں کہ دو دو مہینے ملاقات نہیں ہوتی اور مجھے "الحق" کا شدید انتظار رہتا ہے۔ خصوصاً آپ کا اداریہ پڑھنے کا۔ اگر آپ اپنے دفتر میں پتہ تبدیل کرادیں تو عین نوازش ہوگی۔ خریداری نمبر ۱۶۲۸ ہے، اور پرچہ مسعود وہاب صاحب کے پتے پر آتا ہے۔ اس کے بجائے میرا مندرجہ بالا پتہ لکھ دیا جائے تو مجھے آسانی ہوگی۔ شکریہ۔

علاوہ ازیں، اپریل اور مئی کے پرچے میرے ہی پتے پر روانہ فرما دیجئے، ان دو پرچوں کی قیمت میں منی آرڈر سے بھیج دوں گا۔ غالباً ستمبر یا اکتوبر میں میرا چندہ ختم ہوگا۔ آئندہ وی۔پی میرے ذاتی پتے پر ہی بھیجا جائے۔

دعا ہے کہ آپ کا مزاج بخیریت ہو۔

والسلام

نیازمند
محمد حسن عسکری

۵۴ - کے/۲ کشمیر روڈ

پی ای سی ایچ سوسائٹی، کراچی ۲۹

محترمی و مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ آج ہی ملا۔ نوازش کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جن الفاظ سے مجھے یاد فرمایا ہے۔ میں ان کے لائق نہیں۔ میں تو دینی علوم کی ابجد بھی نہیں جانتا۔ بہرحال آپ کا خط بھی آئے تو میرے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک عنایت ہے۔ "الحق" جب سے شروع ہوا ہے دیکھتا رہا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کی مدافعت کا کام جیسا الحق اور بینات نے سرانجام دیا ہے، اس کے برابر کوئی اور رسالہ نہیں پہنچ سکا۔ اپنے اداریوں میں آپ نے ہمیشہ حق کی بات بے خوف کہی ہے اور انصاف اور اعتدال کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ پچھلے چند مہینوں کے اداریے خاص طور سے پسند آئے۔ اور سوئیکارنو مرحوم کے بارے میں تو آپ نے دینی حمیت اور دیانت داری کا حق ادا کر دیا۔ کاش! اگر یہ خبر بھی آپ کی نظر سے گزری ہوتی اور اپنے اداریے میں اس کا بھی ذکر آپ کر سکتے۔ ابھی سات آٹھ مہینے کی بات ہے کہ سوئیکارنو کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی تو انہوں نے اپنے داماد سے کہا تھا۔ "بیٹے، ایک بات نہ بھولنا۔ والعصر۔۔۔ الخ" لیکن اردو اخباروں نے جان بوجھ کر اس خبر کو دبا دیا۔

آپ کے رسالے کی جو خدمت بھی میں کر سکوں میرے لئے سعادت دارین کا باعث ہوگا۔ آپ کو کوئی مشورہ دینا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ لیکن یہ عرض کروں گا کہ رسالے میں ایسے مضامین بھی شامل کیجئے تو انگریزی تعلیم یافتہ لوگ بھی متوجہ ہوں۔ اس کے لئے کسی کاوش کی بھی ضرورت نہیں، آپ نہایت آسانی سے اس کا انتظام کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ کو علم ہو کہ جن لوگوں نے اچھی مغربی تعلیم پائی ہے وہ کیا پڑھنا چاہتے ہیں۔ گستاخی معاف، آج کل ہمارے بہت سے علماء کا بھی یہ حال ہوتا جا رہا ہے کہ انہیں اپنے ہی علوم حقیر معلوم ہونے لگے ہیں، دوسری طرف بہت سے "جدید" لوگوں، بلکہ فاسق و فاجر لوگوں کو یہ شوق ہے کہ علماء کو بھی یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ کیا کہتے ہیں۔ مگر علماء؟

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

مثلاً آپ کے دارالعلوم میں جو فلسفہ پڑھایا جاتا ہے وہی ایک ایسی چیز ہے جس سے ہم لوگ صحیح طور پر واقف ہونا چاہتے ہیں۔ مگر علماء کیطرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ پرانا فلسفہ پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ازکار رفتہ ہو چکا۔ حقیقت حال یہ ہے کہ آج کل یورپ میں ابن سینا، شہاب الدین سہروردی مقتول اور ملا صدرا کی کتابیں ترجمہ ہو رہی ہیں، اور جسطرح سر سید اور حالی انگریزی شاعری پڑھے بغیر ملٹن کا نام

ہے کر فخر محسوس کرتے تھے، اسی طرح آجکل یورپ کے مصنف ابن سینا اور شہاب الدین مقتول کے نام کی گردان کر رہے ہیں۔ اس کا اثر ہمارے یہاں اتنا شدید ہو رہا ہے کہ "پاکستان ٹائمز" میں حضرات بار بار لکھ چکے ہیں کہ اصلی اسلام فقہا کے یہاں نہیں، ابن سینا اور شہاب الدین مقتول کے یہاں ہے۔ اس لئے جی چاہتا تھا کہ ہمارے علماء بھی ان موضوعات پر کچھ لکھیں۔ میں نے ایک صاحب سے درخواست بھی کی، مگر انہوں نے مجھے گمراہ نہیں تو احمق ضرور سمجھا۔ اور اب تو معاملہ اور بھی نازک ہو چکا ہے کہ ہمارے بہت سے علماء مغربی علوم کا ماہر مودودی کو سمجھتے ہیں۔

ان حالات میں اس بات کا امکان اور بھی کم ہو گیا ہے کہ جو لوگ مغربیت میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ دینی رسالے پڑھیں۔ بہرحال اگر آپ توجہ فرمائیں اور مسلمان فلسفیوں پر یا فلسفیانہ مباحث پر مضامین شائع کر سکیں تو ہو سکتا ہے کہ مجھ جیسے بے علم لوگ جلد یا بدیر آپ کا رسالہ ڈھونڈتے پھریں۔ اگر آپ زمانے کے بدلتے ہوئے رجحانات کا لحاظ رکھیں تو دین کی خدمت بھی بہتر طریقے سے ہو سکے گی۔ اب تک تو یہی مشہور تھا کہ سائنس نے فلسفے کو ختم کر کے رکھ دیا۔ لیکن پچھلے تین سال سے فلسفہ پھر زور پکڑتا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دوران میں طالب علموں کے جو ہنگامے یورپ اور امریکہ میں ہوئے ہیں ان کے پیچھے یہی نئے فلسفے تھے۔ اگر آپ صرف اتنی بات نظر میں رکھ لیں کہ ان فلسفوں کے مرکزی مباحث کیا ہیں۔ اور ان پر اسلامی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالیں تو آپ دین کی بات ایسے حلقوں تک بھی پہنچا سکتے ہیں جو فی الحال دین سے بے اعتنائی برت رہے ہیں۔ آپ کے لئے آسانی یہ ہے کہ سنا ہے سرحد کے علماء کو منطق اور فلسفہ سے خاص شغف ہے۔

علاوہ ازیں ایک بزرگ کا تعارف بھی آپ سے منظور ہے۔ ۱۹۳۰ء کے قریب حضرت مولانا اشرف علیؒ نے فرمایا تھا کہ میری آنکھیں تو یہ دیکھ رہی ہیں کہ اب اسلام کی حفاظت کرنے والے یورپ سے اٹھیں گے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ فرانس میں ایک عظیم مسلمان مفکر نے اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ یہ صاحب "رینے گینوں" ہیں جن کا اسلامی نام عبدالواحد یحییٰ ہے۔ ۱۹۳۰ء میں مصر چلے گئے تھے، اور وہیں کی شہرت اختیار کر لی تھی ۱۹۵۲ء میں وفات ہوئی۔ عربی میں اُن کے بارے میں ایک چھوٹی سی کتاب الازہر کے صدر شعبۂ دینیات ڈاکٹر محمود نے لکھی ہے۔ "الفیلسوف المسلم — رینے جینون أو عبد الواحد یحییٰ"۔ ان کی کوئی پچیس کتابیں فرانسیسی میں ہیں، مگر مسلمانوں نے اب تک اُن سے استفادہ نہیں کیا، حالانکہ فرانس کے بعض باشعور لوگ یہ کہتے ہیں کہ مغرب نے پچھلے چھ سو سال سے اتنا بڑا مفکر پیدا نہیں کیا۔ اپنی کتابوں میں انہوں نے سینکڑوں ان غلطیوں کی نشاندہی کی ہے جو مغرب کے لوگ اور مغرب زدہ مشرقی لوگ ادیان کے بارے میں

کرتے ہیں ۔ میں نے ان کتابوں کی مدد سے کوئی دو سو گمراہیوں کی فہرست مرتب کی تھی ۔ جو ہمارے یہاں بھی رائج ہو چکی ہیں ۔ اور جنہیں دور کئے بغیر انگریزی تعلیم پانے والوں کو دین کی باتیں نہیں سمجھائی جا سکتیں ۔ یہ فہرست میں نے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی خدمت میں پیش کی تھی ۔ خیال یہ تھا کہ مولوی تقی صاحب اس فہرست کو سامنے رکھ کر اپنے طالب علموں کو ایک خاص قسم کا کورس الگ سے پڑھائیں ۔ اس سلسلے میں ایک اور "یادداشت" شیخ عبدالواحد یحییٰ کی کتابوں کی مدد سے میں نے مرتب کی تھی جس میں یونانی فلسفے سے لیکر آج تک کے مغربی فلسفوں کی بنیادی خامیاں جمع کی گئی تھیں ۔ کسی وجہ سے یہ کورس چل نہ سکا ۔ یا ممکن ہے میں نے جو کچھ لکھا تھا وہی سرے سے غلط ہو ۔ بہر حال میں نے دونوں چیزیں واپس منگالی تھیں ۔

بغرض محال آپ کو دلچسپی ہو تو نقل کرکے آپ کو بھیج دوں ۔ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ اگر انہیں آپ کے یہاں استعمال کیا جائے تو آہستہ آہستہ اور بھی مواد جمع ہو سکتا ہے ، اور آپ کے طلباء کو مغربیت زدہ لوگوں سے بحث و تمحیص میں مدد مل سکتی ہے ۔ —— خط طویل ہو گیا ہے ، معافی کا خواستگار ہوں ۔

دعا ہے کہ آپ بخیریت ہوں ، اور دین کی خدمت اسی ثابت قدمی سے کرتے رہیں —— چونکہ چھٹیاں ہو گئی ہیں ، اس لئے ۱۰ ر اگست تک ہی میں یہاں ہوں ۔ پھر لاہور چلا جاؤں گا ۔

والسلام التام نیاز مند

محمد حسن عسکری

دل کا کچرا

ایک مرتبہ رائے سین سے موٹر پر آ رہا تھا ۔ موٹر بگڑ گئی ، دیر تک اس کو درست کرتے رہے ، درست نہیں ہوتی تھی ، جب ایک دوسری موٹر گذری تو اس سے بعض اوزار لیکر اس کو درست کیا گیا ۔ میں نے پوچھا کہ کیا خرابی تھی ؟ کہا گیا کہ ایک بہت باریک سوراخ ہے جس سے پٹرول آتا ہے ، اس میں کچھ کچرا آ گیا تھا ۔ اسکی وجہ سے ساری موٹر کی مشینری اور اس کا ساز و سامان بیکار ہو گیا ، نہ سیٹیں کچھ کام آتی تھیں نہ ان کی گدیاں نہ آئینے نہ انجن کام کرتا تھا ، نہ پہیئے حرکت کرتے تھے ۔ ایک چھوٹی سی خرابی سے ساری موٹر دھری کی دھری رہ گئی ۔ میری آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ گیا ، اور قد افلح من زکٰها و قد خاب من دسّٰها ۔ کی تفسیر روشن ہو گئی ، یہی انسان کے پورے نظام زندگی اور پورے معاشرے اور تمدن کا حال ہے کہ اندر کی کثافت اور ابتری سے پورا انتظام مختل اور معطل ہو جاتا ہے ۔ اور پھر خارجی ساز و سامان کچھ کام نہیں آتا ۔ الا ان فی الجسد لمضغة اذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب —— آج زندگی کا سارا فساد اور سارا انتشار اسی اندرونی کثافت اور ظلمت کا نتیجہ ہے ۔ اور اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں ۔

(شاہ محمد یعقوب مجددی)